

سوال

کیا سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے منسوب یہ سوال ثابت ہے؟ کہ کیا آپ نے اپنے رب کو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے پہچانا؟

جواب

جواب کا خلاصہ

درعز کی طرف منسوب یہ سوال کہ: "کیا آپ نے اپنے رب کو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے پہچانا۔۔۔ الخ" یہ بات شیعوں کی کتابوں میں ایک لمبے واقعہ کے ضمن میں موجود ہے، اس کے مجموعاً ہونے کے دلائل اسی واقعہ میں بالکل واضح ہیں، شیعہ اس واقعہ کے ذریعے سیدنا ابو بکر و عمر رضی اللہ

جواب کا متن

مشوات

• ل: سیدنا علی کی طرف منسوب قول کی صحت پر تبصرہ

• م: جملے کے مضموم پر تبصرہ

محمد نذر

ل: سیدنا علی کی طرف منسوب قول کی صحت پر تبصرہ

ابن ابوجزی رحمہ اللہ نے اس قول کی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی طرف نسبت کو صراحت کے ساتھ جھوٹ قرار دیا ہے، انہوں نے اپنی سند سے بیان کیا ہے کہ:

لی؟

-

ل:

یہ "(942/2)

امرد ذہبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ اسے تباہ و برباد فرمائے جس نے یہ روایت گھڑی ہے، اس کا راوی محمد بن اشرف سلمیٰ کذاب ہے، وہ محمد بن سعید سے بیان کرتا ہے اور وہ اسماعیل بن یحییٰ سے جو کہ متعم بالکذب راوی ہے۔" ختم شد از "تفہیم کتاب العطل المتناہیہ" (ص 370)

ی طرح علامہ شوکانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

تا؟

تو انہوں نے کہا: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی، ہاں اللہ تعالیٰ نے مجھے خود ہی اپنا تعارف کروایا، بلا کثرت اور جیسے چاہا کروایا، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول بنا کر مبعوث فرمایا تاکہ قرآن اور ایمان کی تبلیغ کریں۔۔۔ الخ اس واقعہ کو جو تقاتی نے "واحیات" میں ذکر کیا ہے۔

ل (455)

م (2)

م: جملے کے مضموم پر تبصرہ

اسی سے ملتی جلتی ایک عبارت اہل علم کی کتابوں میں موجود ہے اور ان میں اس عبارت کے قائل کا نہیں بتلایا گیا صرف اتنا ہے کہ سلف صاحبین میں سے کسی نے کہا۔

انچ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"عبدالوہاب بن ابوالفرج مقدمی کہتے ہیں کہ: یہ بات سلف صاحبین میں سے متعدد لوگوں سے منتقل ہے کہ کسی سے پوچھا گیا: آپ کو معرفت الہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے حاصل ہوئی یا اللہ کی معرفت اللہ نے خود کروائی؟ تو انہوں نے کہا: مجھے معرفت الہی خود اللہ تعالیٰ نے عطا کی جبکہ محمد صلی اللہ علیہ

ران کا مقصود یہ ہوتا تھا کہ مومن اللہ اور اس کے رسول کی معرفت خالص اللہ تعالیٰ کی توفیق اور ہدایت سے ہی حاصل کرتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیمات پر اپنی ذاتی سوچ، بچاڑ سے یہ قضا ممکن نہیں ہے، یہی بات اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں موجود ہے:

وَأَنْ يَفْخُرَ رُسُلَنَا اللَّهُ تَعَالَىٰ فِي تَكْبِيرِهِ مِنَ الْأَمْرِ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ لَكِنَّ اللَّهَ حَبِيبُكُمْ الْإِيمَانَ وَرِزْقَهُ فِي قَلْبِهِ وَكَلَّمَ وَكَرِهَ لَكُمْ وَكَرِهَ لَكُمْ الْفُسُوقَ وَالْعِيسْيَانَ أُولَٰئِكَ هُمُ الزَّالِمُونَ ﴿فَفَلَا مِنَ اللَّهِ وَرِزْقِهِ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ﴾

ن: 7-8

(طرح ایک اور مقام پر فرمایا:

أَيُّنَا كُنْ نَفْسِي بَرًا وَكَلَّمَ حَقَّ الْقَوْلِ مَعَى الْكَلْبَانِ حَتَّمُ مِنْ أَوْجُوهُ النَّاسِ أَنْ يَمْنَعِينَ

13: 3

لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہدایت کے اسباب اور وسائل کا انکار بھی نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے اسباب بنا لئے ہیں اور ان میں سے سب سے بڑا سبب رسولوں کی دعوت اور تعلیم ہے۔

یہ کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

ہ۔

ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ معرفت فخر و نظر اور عقل سے حاصل ہوگی نہیں سبھی، اسی طرح یہ بھی اس کا مطلب نہیں ہے کہ رسولوں، علمائے کرام اور اہل ایمان کے سحمانے، بتلانے، اور دعوت دینے سے معرفت حاصل نہیں ہوتی۔

یہ بات تو سب کے ہاں مسلمہ ہے کہ: دل میں علم لوگوں کی بتلائی اور وضاحت کی ہوئی باتوں سے بھی پیدا ہو جاتا ہے، ان کی باتیں بسا اوقات عقلی دلیل کے لیے رہنمائی کرتی ہیں یا پھر ان کی باتوں میں زمینی حقائق بیان ہوتے ہیں۔ اور بسا اوقات یہ علم دل میں غور و فکر اور استدلال و استنباط سے بھی حاصل ہو جاتا ہے، یا پھر خود سے مشاہدہ کرنے سے بھی علم حاصل ہوتا ہے۔ اور کبھی ذاتی کاوش کے بغیر اللہ تعالیٰ زبردستی انسان کو علم عطا کر دیتا ہے۔۔۔ یہ کیفیت اس وقت ہوتی ہے جب اللہ تعالیٰ مومنوں کے دلوں میں ایمان ڈالتا ہے، چاہے یہ ایمان بندے کی طرف سے اپنانے لگے کسی سبب کی بنا پر ہو مثلاً: وہ خود غور و فکر کرے، یا کوئی اور غور و فحوض کرے، یا اس کے بغیر۔ لہذا اگر کوئی شخص یہ سمجھے کہ معرفت الہی اور ایمان ذاتی عقل و فکر اور استدلال سے حاصل ہو سکتا ہے جیسے کہ قدر یہ کہتے ہیں تو وہ گمراہ ہے۔

س (29-28/9)

واللہ اعلم